صلح حدیبیہ: آنحضرت کی ﷺ سیاسی، معاشرتی اور دفاعی حکمت عملی

Hudaibiya's Truce:Political,Social and Deffensive Strategy of the Holy Prophet S.A.W

بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر فضل ربی*

ارم سلطانہ**

ABSTRACT

Hazrat Muhammad ﷺ is the last Apostle to human beings. He was gifted with a divine Deen having complete code of life. Every field of life has been discussed in the Holy Quran and Sunnah of the Prophet ﷺ. As an Apostle, head of the state and army commander, He guided the mankind and provided an excellent example in all the perspectives of life.

As a commander of the Islamic forces, the Holy Prophet ﷺ fought twenty seven Ghazwat after migration to Madina. In Zeqaida 6 AH, during the pact of Hudaibia a complete turn was taken by Muslims. After this event, the Muslim army role changed to offensive rather than defensive. Immediately, after the pact, the Holy Prophet ﷺ attacked on Khyber in Muharram 7th AH, while the whole Hijaz region was captured during the Ghazwa Fath-i-Makkah.

In this article, the strategy and tactics employed by the Holy Prophet ﷺ during Hudaibia truce have been discussed. These tactics are useful and beneficial in modern era warfare also. As an ideal for all the Ummah, lessons should be extracted by the commanders to defend their motherland and ideological boundries.

Keywords: *Hudaibia, Prophet Muhammad ﷺ, tactics, strategy, Makkah, Hudaibia Pact*

---

* چیف ایسوسی ایٹس اکیڈیمکس، فاؤنڈیشن یونیورسٹی، اسلام آباد

** لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسلام کا مادہ "سلم" (س ل م) سے ہے جس کے معنی سلامتی اور صلح کے ہیں۔ اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے۔ بنیادی طور پر یہ جنگ، بغاوت اور انتشار کو پسند نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کا جینا دوبھر ہو گیا تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔ لیکن قریش مکہ اور آس پاس کے یہود کو مسلمانوں کا مدینہ میں چین سے رہنا گوارا نہ تھا، تب ۱۳ سال تک ہر قسم کی تکالیف اور ظلم و ستم برداشت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو لڑنے کی اجازت دے دی۔ اور اذن قتال سے متعلق پہلی وحی اُتری۔

﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَـٰتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا۟ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ ٱلَّذِينَ أُخْرِجُوا۟ مِن دِيَـٰرِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّآ أَن يَقُولُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ ٱللَّهِ ٱلنَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَٰمِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَٰتٌ وَمَسَـٰجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا ٱسْمُ ٱللَّهِ كَثِيرًا ۗ .... ﴾ (۱)

(جن مسلمانوں سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں لڑنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیے گئے اس لیے کہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا پالنہار ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومع، (عیسائیوں کے) گرجے، (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مساجد جن میں اللہ کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے برباد ہو چکی ہوتیں)۔

اسی اجازت کی بنیاد پر مسلمانوں نے ہجرت مدینہ کے بعد کئی باقاعدہ جنگیں لڑیں۔ صلح حدیبیہ کو بھی غزوات میں شامل کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَّقَدْ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَـٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (۲)

(اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں کا حال ان کو معلوم تھا اس لئے ان پر سکینت نازل فرمائی اور ان کو انعام میں قریبی فتح بخش دی)۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صلح حدیبیہ کا پس منظر

غزوہ احزاب (۵ ہجری) میں کفار ناکام و نامراد ہو کر لوٹ گئے تھے۔ مگر ان کے اندر اب بھی جوش موجود تھا۔ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے فوراً بعد بنو قریظہ کا محاصرہ کر کے انہیں بدعہدی کی سزا دی۔

سنہ ۵'۶ ہجری کے دوران محاذ حق پر مسلمانوں کو جو پے در پے فتوحات نصیب ہوئیں ان کے باعث سیاسی، اقتصادی نیز عسکری اعتبار سے اسلام کی حیثیت "جزیرہ نمائے عرب" میں پہلے سے کہیں زیادہ مستحکم و پائیدار ہو گئی اس کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کے لئے یہ امکان پیدا ہو گیا کہ قریش کی سازشوں سے بلا خوف و خطر اور اسلحہ و ساز و سامان جنگ کے بغیر مکہ کا سفر اختیار کر کے زیارت کعبہ سے مشرف ہو سکیں چنانچہ آپ ﷺ نے اندرون و بیرون مدینہ اعلان کرایا کہ لوگ اپنے اس عبادی، سیاسی سفر کی تیاری کریں۔

اسی سال نبی کریم ﷺ نے خواب دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ خواب سنایا اور فرمایا" میں نے دیکھا گویا میں اور مسلمان مکہ پہنچ گئے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں"۔ خواب دیکھنے کے بعد آپ ﷺ نے آئندہ مقام کے لئے حکمت عملی وضع کرنے اور زیارت بیت اللہ کی غرض سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا۔ اعلان کرنے پر تقریباً چودہ (۱۴۰۰) سو سے زیادہ افراد نے اس سفر پر روانہ ہونے کے لئے آمادگی ظاہر کر دی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ:

اس سفر پر جانے کا ہمارا مقصد جنگ نہیں بلکہ عمرہ کرنا ہے چنانچہ ہر شخص اپنے ساتھ ایک تلوار اس وجہ سے لے سکتا ہے کہ یہ مسافروں کے لئے ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ نے قربانی کیلئے ستر (۷۰) اونٹ اپنے ساتھ لئے۔ آپ ﷺ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی قربانی کے مقصد کیلئے اونٹ اپنے ساتھ لئے۔ رسول اللہ ﷺ نے "ذوالحلیفہ" نامی مقام پر احرام باندھا اور پہلی ذی القعدہ سنہ ۶ ہجری کو خانہ خدا کی زیارت کی خاطر مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے۔[۳]

مسلمانوں کی اس مختصر تعداد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا سفر مکہ اختیار کرنا اور وہ بھی عسکری ساز و سامان کے بغیر خطرات سے خالی نہ تھا کیونکہ یہ واضح تھا کہ قریش اسلام پر کاری ضرب لگانے نیز رسول

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ ﷺ کو اپنے راستے سے ہٹانے کے علاوہ کچھ سوچتے ہی نہیں تھے اور گزشتہ چند سالوں کے دوران ان کا سابقہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میدان جنگ میں اس طرح پڑا تھا کہ ہر بار منہ کی کھائی تھی تو جب رسول اللہ ﷺ کو صحابہ کی اس مختصر جماعت کے ساتھ دیکھیں گے اور انہیں معلوم ہو گا کہ آنحضرت ﷺ بغیر اسلحہ کے تشریف لا رہے ہیں تو وہ لامحالہ اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش گے اور رسول اللہ ﷺ کا کام ہی تمام کر دیں گے۔ چنانچہ اسی وجہ سے منافقین اور صحرا نشین عربوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکہ جانے سے اجتناب کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اگر وہ مسلمانوں کی اس مختصر جماعت کے ساتھ بغیر اسلحہ کے جائیں گے تو ہرگز مدینہ واپس نہ آسکیں گے اور جب قریش اس جماعت کو معمولی ساز وسامان کے ساتھ دیکھیں گے تو انہیں نیست ونابود کر دیں گے۔(۴)

قرآن مجید نے ان کے گمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

﴿ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ ٱلرَّسُولُ وَٱلْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰٓ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِى قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ ٱلسَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًۢا بُورًا ﴾(۵)

(مگر اصل بات وہ نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو) بلکہ تم نے یوں سمجھا کہ رسول اور مؤمنین اپنے گھر والوں میں ہرگز پلٹ کر نہ آسکیں گے اور یہ خیال تمہارے دلوں کو بہت بھلا لگا اور تم نے بہت برے گمان کئے اور تم سخت بد باطن لوگ ہو)۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں۔

((تَعُدُّونَ أَنْتُمْ الْفَتْحَ، فَتْحَ مَكَّةَ، وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْبَعَ عَشْرَةَ وِمِائَةً))(۶)

(اے لوگو! تم (انا فتحنا) سے مکہ کی فتح مراد لیتے ہو، بے شک مکہ کی فتح بھی ایک فتح ہی ہے، مگر ہم تو بیعت رضوان کو جو حدیبیہ میں ہوئی، فتح جانتے ہیں، چنانچہ ہم سب سو چودہ آدمی رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے)۔

عمرہ کی نیت باندھ کر قربانی کے اونٹ ساتھ لئے گئے۔ دستور عرب کے مطابق ذاتی ہتھیار (تلوار) نیام کے اندر ساتھ لے کر یہ قافلہ روانہ ہوا۔ قربانی کے جانوروں کو ذوالحلیفہ میں چھوڑ دیا۔ نبی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کریم ﷺ کی یہ پیش قدمی فوجی نظم وضبط اور حکمت عملی کے بالکل مطابق تھی۔ چودہ سو صحابہ کرام کا ایک کالم کی صورت میں آگے بڑھنا دوسرے لفظوں میں جنگی مشق تھی جسے فوجی اصطلاح میں (Exercise with Troops) کہتے ہیں۔ قریش کو اطلاع ملی تو اپنے معبودوں کی قسمیں کھا کر عہد کیا کہ نبی کریم ﷺ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے سپاہ اسلام کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کیلئے "خالد بن ولید" کو دوسو(۲۰۰) سواروں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ کیا۔رسول اللہ ﷺ نے اس خیال کے پیش نظر کہ دشمن سے مقابلہ نہ ہو راستہ کو بدل کر اپنا سفر جاری رکھا اور "حدیبیہ "(۸) نامی جگہ پر قیام فرمایا لشکر"خالد بن ولید" بھی رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کرتا ہوا سپاہ اسلام کے نزدیک پہنچ گیا اور وہیں اس نے پڑاؤ ڈالا۔ نبی کریم ﷺ حرمت کے مہینے کے احترام اور اپنے پیش نظر اہداف ومقاصد کے تحت ہر قسم کے تصادم سے بچنے کے لئے کوشاں تھے۔

نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر پڑاو ڈالتے ہی حضرت عثمانؓ کو قریش مکہ کی جانب روانہ کر دیا تھا تاکہ انہیں آگاہ کیا جائے کہ مسلمانوں کی آمد کا مقصد صرف عمرہ کی ادائیگی ہے نہ کہ جنگ و جدل۔لیکن عثمانؓ کے مکہ پہنچنے کے بعد یہ افواہ مشہور ہوگئی کہ آپ کو قتل کر دیا گیا ہے۔

بیعت رضوان

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صحیح وقت پر واپس نہ آئے تو اس افواہ کو تقویت ملی کہ انہیں قتل کر دیا گیا ہے اور یہ بات نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں پر بہت شاق گزری۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک قریش کا خاتمہ نہیں کر لیتے۔ چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔یہی وہ بیعت ہے جسے "بیعت رضوان" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے اسے یوں بیان کیا ہے۔

﴿لَّقَدْ رَضِىَ ٱللَّهُ عَنِ ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ ٱلشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَٰبَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾(۱۰)

(اللہ مؤمنین سے اس وقت خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں کا حال اس کو معلوم تھا اسی لئے اس نے ان اطمینان و پر سکون نازل فرمایا اور ان کو انعام میں عنقریب ہونے والی فتح بخشی)۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روایت میں ہے:

((عَنْ يزيد بن أبي عُبيدة قَالَ قُلْتُ سلمة بن الأكوع عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ)) (۷)

(حضرت یزید بن ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے حدیبیہ کے دن کس چیز پر بیعت لی۔ انہوں نے فرمایا! "موت پر")۔

تطبیق روایات

صحیح بخاری اور جامع ترمذی کی دوسری روایات میں بیعت کی بابت لڑائی کے دوران ثابت قدمی کا ذکر ہے۔ امام ترمذی نے موت پر بیعت والی حدیث کو "حدیث حسن" صحیح کہا ہے۔ دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ کئی صحابہ کرام نے موت پر اور کئی نے نہ بھاگنے پر بیعت کی۔

اسی بیعت میں نبی کریم ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا داہنا ہاتھ قرار دیا اور ان کی جانب سے اپنے داہنے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس بیعت کا حال سن کر قریش خوفزدہ ہوئے اور ان کے کئی سردار یکے بعد دیگرے حدیبیہ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عروہ بن مسعود جو قریش کی جانب سے سفیر بن کر آیا تھا۔ تو اس نے ایسا منظر دیکھا کہ دنگ رہ گیا۔ واپسی پر قریش مکہ سے ان الفاظ میں مخاطب ہوا:

أَيُّ قَوْمِ ، وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ ، وَكِسْرَى ، وَالنَّجَاشِيِّ وَاللَّهِ ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ تَعْظِيمَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ، وَاللَّهِ ، إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً ، إِلا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ ، فَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ ، وَإِذَا تَكَلَّمُوا خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ ، وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ...... (۱۱)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(اے قوم! مجھے بارہا نجاشی (شاہ حبشہ)، قیصر (شاہ روم) اور کسری[1] (شاہ ایران) کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا ہے، مگر مجھے ان میں سے کوئی بھی بادشاہ ایسا نظر نہیں آیا، جس کی عظمت اس کے دربار والوں کے دل میں ایسی ہو، جیسے اصحاب محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دل میں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہے"۔ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تھوکتا ہے تو اس کا لعاب دہن زمین پر گرنے نہیں پاتا کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرتا ہے اور وہ شخص اس لعاب دہن کو اپنے چہرہ پر مل لیتا ہے۔ جب محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کوئی حکم دیتا ہے تو تعمیل کے لئے سب مبادرت کرتے ہیں۔ جب وہ وضو کرتا ہے تو آب مستعمل کو لینے کے لئے ایسے گرتے پڑتے ہیں گویا لڑائی ہو پڑے گی۔ جب وہ کلام کرتا ہے تو سب کے سب چپ چاپ ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل میں حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اتنا ادب ہے کہ وہ اس کے سامنے نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔)۔

اور آخر میں کہتا ہے میری رائے ہے کہ ان سے جس طرح بھی بنے صلح کر لو۔

مذاکرات کا آغاز

مذاکرات کے سلسلے میں قریش نے ہر دفعہ عناد، بغض اور عداوت کا مظاہرہ کیا حالانکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بارہا اس موقف کا اظہار بھی کر دیا تھا کہ ہم جنگ کرنے کیلئے نہیں آئے ہیں بلکہ ہمارا مقصد تو عمرہ اور زیارتِ کعبہ سے مشرف ہونا ہے لیکن ہٹ دھرم قریش نے ایسی سخت پالیسی اختیار کی کہ وہ کسی طرح بھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ مصالحت آمیز برتاؤ نہیں کرنا چاہتے۔ مثال کے طور پر انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نرم رویے کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لشکر کے پچاس (۵۰) سپاہیوں کو اس کام کے لئے مقرر کر دیا تھا کہ وہ سپاہ اسلام کے نزدیک جاکر چند لوگوں کو گرفتار کر کے لے آئیں لیکن سپاہ اسلام کے مستعد پاسبانوں نے ان سب کو گرفتار کر لیا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں یہ بتانے کیلئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا رویہ صلح آمیز ہے، ان سب کو آزاد کر دیا۔[۹]

بیعت رضوان کے واقعہ کے بعد قریش نے "سہیل بن عمرو" کو مصالحت کی غرض سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں روانہ کیا۔ طویل بحث و گفتگو کے بعد صلح کا معاہدہ کیا گیا جس کی بنیاد پر طرفین میں یہ طے ہوا کہ دس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہ کریں گے، اس سال تو مسلمان یہیں سے واپس مدینہ چلے جائیں لیکن آئندہ سال بیت اللہ کی زیارت کو آسکتے ہیں، مسلمین و مشرکین کو اپنی دینی رسومات ادا کرنے کی اجازت ہوگی، طرفین کو اس بات کی بھی اجازت ہوگی کہ وہ جس قبیلے کو بھی چاہیں اپنا حلیف بنالیں اگر قریش کے کسی فرد نے مسلمانوں کی پناہ لی تو ان کیلئے یہ لازم ہوگا کہ وہ اسے واپس کریں لیکن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قریش کے لئے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وہ بھی کسی مسلمان پناہ گزین کو واپس کریں۔ جب صلح کا عہد وپیمان ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے اپنی قربانی کے اونٹوں کو نحر کیا، سروں کے بال ترشوا کر احرام سے باہر نکلے اور مدینہ واپس آ گئے۔(۱۲)

اس حکمت عملی کے نتیجہ میں ایک اہم صلح نامہ وجود میں آگیا جو بظاہر تو مسلمانوں کو مغلوب کیمپ میں لے جارہا تھا مگر اس کے ایسے دوررس نتائج نکلے جو فتح خیبر اور فتح مکہ پر منتج ہوئے(۱۳)۔

صلح حدیبیہ کی اہم شرائط:

اس معاہدے کی درج ذیل تھیں:

- دس سال تک باہمی صلح رہے گی، جانبین کی آمدورفت میں کسی کو روک ٹوک نہ ہوگی۔
- جو قبائل چاہیں، قریش سے مل جائیں اور جو قبائل چاہیں، مسلمانوں کی جانب شامل ہوجائیں۔(اسی شرط کے نتیجے میں بنو بکر' قریش کے اور بنو خزاعہ' مسلمانوں کے حلیف بن گئے)، دوستدار قبائل کے حقوق بھی یہی ہوں گے۔
- اگلے سال مسلمانوں کو طواف کعبہ کی اجازت ہوگی، اس وقت ہتھیار ان کے جسم پر نہ ہوں گے گو سفر میں ساتھ ہوں۔
- اگر قریش میں سے کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے پاس مسلمان ہو کر چلا جائے تو اس شخص کو قریش کے طلب کرنے پر واپس کیا جائے گا، لیکن اگر کوئی شخص اسلام چھوڑ کر قریش سے جا ملے تو قریش اسے واپس نہیں کریں گے۔

اس آخری شرط پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت زیادہ پریشان تھے، یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بالخصوص حضرت عمر رضی اللہ عنہ زیادہ پرجوش تھے، مگر نبی کریم ﷺ کی اطاعت اور ادب ملحوظِ خاطر رہا۔ یہ معاہدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا، جنہوں نے شروع میں "بسم الله الرحمن الرحیم" لکھا۔ سہیل بن عمرو جو قریش کی طرف سے مختار معاہدہ تھا، بول پڑا! بخدا ہم نہیں جانتے کہ رحمن کسے کہتے ہیں؟ "باسمك اللهم" لکھو۔ نبی کریم ﷺ نے وہی لکھنے کا حکم دیا(۱۴)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر لکھا کہ یہ معاہدہ محمد رسول اللہ ﷺ اور قریش کے درمیان قرار پایا ہے۔ سہیل بن عمرو نے اس پر بھی اعتراض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی درخواست پر حضرت علی رضی اللہ عنہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کو ایسا کرنے کا حکم دیا، لیکن انہوں نے اجتناب کیا۔ اس پر محسنِ انسانیت ﷺ نے خود اس صلح نامہ کو لے کر لفظ رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبد اللہ لکھ دیا۔

شرائط طے کرنے اور معاہدے پر دستخط کے بعد آپ ﷺ واپس مدینہ منورہ روانہ ہوئے، حدیبیہ کے مقام پر سورہ الفتح نازل ہوئی۔ حضرت عمر نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا یہ معاہدہ ہمارے لئے فتح ہے؟ فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک یہ فتح ہے[۱۵]۔

یہ سفر بہت ہی خیر وبرکت کا موجب بنا۔ نبی کریم ﷺ نے معاندین کے ساتھ معاہدہ کرنے میں فیاضی، عفو، درگزر، دوربنی اور رحمۃ للعالمین کے انوار وتجلیات کا ظہور دکھایا۔ اس معاہدہ کے نہایت دوررس نتائج نکلے۔ خصوصی طور پر مسلمانوں کو اس معاہدے سے اہم دفاعی کامیابیاں ہوئیں۔

صلح حدیبیہ کے سیاسی اور معاشرتی نتائج

صلح حدیبیہ اسلام کی عظیم الشان فتح وکامرانی تھی چنانچہ قرآن نے اسے "فتح مبین" کے عنوان سے یاد کرتے ہوئے فرمایا ہے ﴿: إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ﴾[۱۶]

(اے نبی ﷺ ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی)

اور رسول ﷺ نے اسے "اعظم الفتوح" یعنی عظیم ترین فتح سے تعبیر فرمایا ہے۔[۱۷]

اس دور کے اسلامی معاشرے کیلئے اس فتح ونصرت کے بہت سے عمدہ اور سودمند نتائج برآمد ہوئے جن میں سے ہم بعض کا ذکر ذیل میں کریں گے۔

- رسول ﷺ کی پیش قدمی کے باعث ایک طرف تو صلح وامن کے امکانات روشن ہو گئے اور دوسری طرف مکہ کے فریب خوردہ لوگوں پر یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ رسول ﷺ کے دل میں حرمت کے مہینوں 'شہر مکہ اور خانہ خدا کے لئے بہت زیادہ عقیدت واحترام پایا جاتا ہے۔
- صلح حدیبیہ کی وجہ سے اسلام کو باقاعدہ طور پر تسلیم کر لیا گیا اور قریش کے دلوں پر اس کی طاقت وعظمت بیٹھ گئی، اس صلح کے باعث ہی جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کے وقار کو بلندی حاصل ہوئی اور مسلمانوں کے اثر ورسوخ کے امکانات وسیع ہو گئے۔
- مسلمانوں پر اس وقت تک جو پابندیاں عائد تھیں وہ ختم ہو گئیں اور وہ ہر جگہ آمد ورفت کر سکتے تھے چنانچہ اس باہمی ربط وضبط کا ہی نتیجہ تھا کہ لوگوں نے اسلام کے بارے میں پہلے سے کہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زیادہ واقفیت حاصل کی۔ جزیرہ نمائے عرب میں دین اسلام کی اشاعت کیلئے مناسب میدان فراہم ہو گیا اب تک مختلف قبائل کے دلوں میں اسلام کے بارے میں غلط فہمی اور بدگمانی تھی ان افراد کو جب رسول اللہ ﷺ نے صلح پسندی کی دعوت عام دی تو وہ لوگ اسلام کے بارے میں از سر نو غور و فکر کرنے مجبور ہو گئے اور اس کی وجہ سے وہ رسول ﷺ نیز مسلمانوں کے زیادہ نزدیک آ گئے۔ صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیان تقریباً دو سال کا ہی فاصلہ ہے اور یہ فتح اس حقیقت پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے باعث مسلمانوں کے اثر و رسوخ میں روز بروز اضافہ ہوا۔

- اس فتح کے باعث ہی مسلمانوں پر "فتح خیبر" کی راہیں کھلیں "خیبر" درحقیقت یہودیوں کی وہ سرطانی غدود تھی جو اسلامی حکومت کیلئے بہت بڑا خطرہ بنی ہوئی تھی اسی طرح مرکز شرک، مکہ کی فتح کا باعث بنی اور سب سے اہم بات یہ تھی کہ عرب معاشرے میں جو انقلاب رونما ہوا تھا اب وہ حجاز کی باہر پہنچنے لگا چنانچہ یہ صلح حدیبیہ کا ہی فیض تھا کہ رسول ﷺ کو یہ موقع مل گیا کہ آنحضرت ﷺ ایران، روم اور حبشہ جیسے ممالک کے حکمرانوں کو متعدد خط روانہ کریں اور انہیں دعوت اسلام دیں۔

صلح حدیبیہ کے دفاعی امور

دفاعی امور میں سے کچھ کا تذکرہ مندرجہ ذیل ہے:

حرکت پذیری:

مکہ مکرمہ میں جیسے ہی مسلمانوں کے کوچ کا پتہ چلا، تو قریش نے حضرت خالد بن ولید (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کی سرکردگی میں سوار دستہ نبی کریم ﷺ کو روکنے کے لئے بھیجا اور مکہ میں بڑے لشکر کی تیاری کا اعلان کیا۔ نبی کریم ﷺ کو جیسے ہی قریش کی تیاری کی اطلاع ملی، تو آپ ﷺ نے اپنے قافلے کو نہایت دشوار گزار اور غیر معروف راستے سے گزار کر مکہ کے قریب حدیبیہ کے مقام پر پہنچا دیا۔ جو حرم مکہ میں شامل ہے۔ جبکہ دشمن کا رسالہ مدنی راستے پر واقع کراع الغمیم میں نبی کریم ﷺ کا انتظار کرتا رہا۔ اس سرعت کے ساتھ حرکت پذیری اختیار کرنے پر نبی کریم ﷺ نے چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بحفاظت مکہ کے حرم تک پہنچا دیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معاہدے کی دفاعی حیثیت:

غزوہ احزاب تک نبی کریم ﷺ نے بنیادی طور پر دفاعی جنگوں کی حکمت عملی پر عمل کیا۔ مگر غزوہ حدیبیہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے پہل (Initiative) اپنے ہاتھ میں لینا چاہی۔ نظریہ جنگ میں اس تبدیلی کا آغاز نبی کریم ﷺ نے غزوہ حدیبیہ سے کیا۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ از خود لشکر لے کر دشمن کے مقابلے کے لئے نکلتے رہے، اور بعد کے تمام غزوات اور سرایا دشمن کی سرزمین پر ہوئے۔ عسکری ذہن رکھنے والے بخوبی آگاہ ہیں کہ پہل کی کاروائی کے دوران بھی دفاع کی اہمیت اور ضرورت میں کمی نہیں آتی۔ آج کل اسے دفاع برائے اقدام (Pre-emptive action) کہتے ہیں، جب تک دفاع موجود نہ ہو، جارحانہ کاروائی کا تصور ناممکن ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے غزوہ حدیبیہ میں پہل کی، اس کاروائی کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل اقدامات بھی عمل میں لائے:

- پیش قدمی کے وقت مکہ پر حملہ مقصود نہ تھا۔ اس لئے قریش اپنے اتحادیوں کو خطرے کا الارم دے کر نہ بلا سکے۔
- مدینہ سے خروج کے وقت نبی کریم ﷺ نے اطراف میں اطلاع بھجوائی تھی کہ مسلمان عمرہ کے لئے جارہے ہیں۔ لہذا رائے عامہ مسلمانوں کے حق میں ہموار ہوئی اور غیر جانبدار لوگ کفار کو موردالزام ٹھہرانے لگے۔
- غیر معروف راستے سے نبی کریم ﷺ مکہ کے قریب پہنچ گئے تاکہ دشمن ناکہ بندی اور پہل سے ہٹ کر صرف مرکز (مکہ) کے دفاع میں پھنس جائے۔
- مکہ کے اندر قبیلہ بنو خزاعہ مسلمانوں کا حلیف بن گیا، جس سے دشمن کی سرزمین پر مسلمانوں کی قوت قائم ہوئی، اور مکہ کے لئے اب اپنا دفاع ایک گھمبیر مسئلہ بن گیا۔
- مکہ سے مجبوراً نکلے ہوئے مسلمان شرائط کے مطابق مدینہ میں پناہ نہ لے سکے۔ وہ مجبوراً ساحلِ سمندر کے ساتھ سکونت اختیار کرتے چلے گئے۔ انہوں نے کفارِ مکہ سے جلاوطنی کے انتقام کی خاطر قریش کے تجارتی قافلوں کو لوٹنا شروع کیا۔ تو قریش نے خود حضور نبی کریم ﷺ سے درخواست کرکے یہ شرط منسوخ کرالی[۱۸]۔ جس سے مسلمانوں کو ازخود حفاظت نصیب ہوئی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

- بدر، احد اور خندق میں پے در پے شکست دینے کے بعد نبی کریم ﷺ نے اپنی زیرک حکمت عملی کی باعث پر امن سفر کے ذریعہ دشمن کو ذہنی طور پر شکست دی اور خونریزی کے بغیر اپنا مقصد حاصل کر لیا۔

مقصد کے حصول کے لئے انتہائی کوشش:

مدینہ سے نکلتے وقت نبی کریم ﷺ کے پیش نظر عمرہ کی ادائیگی اور ایک منظم سفر تھا، لیکن اس کے باوجود رکاوٹ بننے والے قریش کی ہٹ دھرمی کو نبی کریم ﷺ آخری وقت تک برداشت کرتے رہے، اور آخری وقت (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی افواہ تک) لڑنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اور اپنے ہدف کے حصول میں انتہائی کوشش کرتے رہے۔ اسی معاہدہ کی تحریر کے وقت نام مبارک کے ساتھ "رسول اللہ" لکھنے پر سہیل نے اعتراض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے تو یہ حقیقت ہے، لیکن چونکہ مجھے صلح مقصود ہے، اس لئے اگر تم یہ پسند نہیں کرتے، تو مجھے اصرار نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس جملے کو محو کر دیں۔

معنوی فتح:

صُلح حدیبیہ کے شرائط سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دب کر یہ صلح نامہ کیا اور کفار کی طرف سے دی گئی سخت شرائط قبول کیں، مگر در حقیقت مسلمانوں کی بہبودی اور آئندہ شاندار فتوحات اس صلح نامہ میں پوشیدہ تھیں۔ چنانچہ روایت ہے:

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ﴾ إِلىٰ قَوْلِه! ﴿فَوْزًا عَظِيمًا﴾ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ))[19]

(حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ﴾ تا ﴿فَوْزًا عَظِيمًا﴾[20] نازل ہوئی تو اس وقت حضور نبی کریم ﷺ حدیبیہ سے لوٹ آرہے تھے)۔

صلح حدیبیہ کو کھلی فتح قرار دینے کے لئے مندرجہ ذیل واقعات بطور دلیل پیش کیے جاتے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

- صلح حدیبیہ کی رو سے پہلی دفعہ دشمن نے مسلمانوں کو بحیثیت ایک قوم تسلیم کیا۔ اس وقت تک کفار مسلمانوں کو آبائی دین سے منحرف ایک باغی ٹولہ سمجھ رہے تھے۔ اور ان کے ساتھ کسی قسم کے معاہدہ کے لئے تیار نہ تھے۔
- دس سال تک بقائے امن کے معاہدے سے کفار کو موقع ملا کہ نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کی ذات کو قریب سے دیکھیں۔ جس کے نتیجے میں دونوں قوتوں کے درمیان میل جول بڑھا، اس تعلق کی بناء پر صلح حدیبیہ سے فتح مکہ تک دو سال کے عرصہ میں ابتدائی انیس سالوں سے زیادہ کی تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ تیرہ سال مکی اور چھ سالہ مدنی دور کی محنت کے نتیجہ میں صلح حدیبیہ کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے، جبکہ دو سال بعد فتح مکہ کے وقت یہ تعداد دس ہزار تھی(۱۴)۔
- مشرکین مکہ کے ساتھ صلح کا معاہدہ کرکے گویا نبی کریم ﷺ نے مقصد کے حصول (مقصد نبوت) کے لئے پرامن ماحول مہیا کیا۔ امن وامان قائم ہونے کی صورت میں مسلمانوں کو تبلیغی سرگرمیوں کے لیے وقت میسر ہوا۔ ان آزادانہ کوششوں کی بدولت تھوڑے عرصے میں سے قریش میں سے دو چوٹی کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم نجوشی اسلام میں داخل ہوئے۔
- معاہدہ صلح حدیبیہ تک مسلمانوں کی دو قریبی دشمن(Immediate Enemy) کفار مکہ اور خیبر کے یہودی تھے دونوں کے ساتھ عداوت کی صورت میں ایک سے ٹکر لینے میں دوسرے کو موقع فراہم کرنا تھا۔ اس لئے حکمت اسی میں تھی کہ ایک مخالف کے ساتھ صلح کی جائے۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر دوسرا امداد کو آسکے۔

نبی کریم ﷺ نے ایک دوراندیش دفاعی ماہر کی حیثیت سے دونوں میں بڑے نرم گوشہ رکھنے والے گروہ (قریش) کے ساتھ صلح کی اور دوسرے گروہ یہود کے ساتھ فوراً دو مہینے کے اندر اندر بذریعہ قتال (غزوہ خیبر کے دوران) فیصلہ کیا اور انہیں شکست دی۔

صلح حدیبیہ کی شرط نمبر دوم کی رو سے مسلمانوں کو اگلے سال عمرہ کرنے کی اجازت مل گئی تھی، لہذا نبی کریم ﷺ دو ہزار صحابہ کرام کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ قریش معاہدہ کی رو سے مسلمانوں کو روک تو نہ سکے، البتہ گھروں کو قفل لگا کر ابو قبیس نامی پہاڑ پر چلے گئے۔ اور پہاڑ کی چوٹیوں سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دوران عمرہ مسلمانون کے نظم و نسق کو ملاحظہ کرتے رہے۔ ان منکرین اسلام پر مسلمانون کے سادہ، آسان اور پر خلوص طریقۂ عبادت، نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دیانت، امانت اور صداقت کا بہت اثر ہوا۔ جن میں سے اکثر کے دلوں میں اسلام کے لیے نرم گوشہ پیدا ہوا۔ اور قلیل عرصہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

قریشِ مکہ سے مطمئن ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ کو مختلف ممالک کے بادشاہوں، سرداروں اور رؤساء کے پاس تبلیغی خطوط اور وفود بھیجنے کا موقع ملا۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے ہرقل (شاہ روم)، خسرو پرویز (شاہ ایران)، نجاشی (شاہ حبشہ)، عزیز مصر (شاہ مصر) اور دیگر بادشاہوں کے نام دعوت نامے بھیجے۔ ان دعوت ناموں کی بدولت اسلام کا پیغام عرب سے نکل کر باہر کی دنیا میں پھیل گیا۔ اور دین اسلام کو عالمی سطح پر اپنے سنہری اصولوں کے اجراء کے لیے موقع فراہم ہوا۔

صلح حدیبیہ تک چھ سالوں میں نبی کریم ﷺ نے بیس غزوات میں حصہ لیا، جبکہ اس دوران ستائیس سریے روانہ کیے، سالانہ تقریبا تین سے چار غزوات اور چار تا پانچ سریوں کے انتظامات میں آپ ﷺ نہایت مصروف رہے۔ صلح حدیبیہ کی رو سے قریش کے ساتھ جنگ بندی (Ceasefire) نے آپ ﷺ کو ریاست مدینہ کے داخلی استحکام، نظم و نسق کی اجراء اور اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کا موقع ہاتھ آیا، جس سے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حوالہ جات وحواشی

۱) سورۃ الحج:۳۹-۴۰

۲) سورۃ الفتح:۱۸

۳) ابن سعد، محمد بن سعد بن منیع الزہری، الطبقات الکبری، مکتبۃ الخانجی، ۱۴۲۱-۲۰۰۱، ص:۲/۹۵

۴) الواقدی، محمد بن عمر أبو عبد اللہ، المغازی، جماعۃ نشر الکتب القدیمۃ، القاہرۃ، مطبعۃ السعادۃ ص:۲/۵۷۴

۵) سورہ فتح:۱۲

۶) بخاری، صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبيه، دارالريان للتراث ١٤٠٧هـ / ١٩٨٦م
حدیث نمبر ۳۹۹۰

۷) ترمذی، سنن ترمذی، ابواب الجهاد ،باب ما جاء في بيعة النبي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ص:۱/۶۸۶

۸) یہ جگہ مکہ سے تقریباً ۲۰ کیلو مٹر دور واقع ہے اور چونکہ یہاں اس نام کا پانی کا کنواں تھا یا اس نام کے درخت کثرت سے تھے اس لئے یہ جگہ اس نام سے مشہور ہوئی۔ الحموی، معجم البلدان، ص:۲/۲۲۹، دار صادر ۱۳۹۷-۱۹۹۳، آج یہ مقام مکہ کے بالکل کنارے پر واقع ہے۔

۹) السیرۃ النبویہ ج۳ ص ۳۲۵

۱۰) سورہ فتح:۱۸

۱۱) صحیح بخاری، كتاب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط مع الناس بالقول
ص:۱/۳۷۷

۱۲) العازمی، موسی بن راشد، السیرۃ النبویہ، مکتبہ الکویت، ص:۳/۳۳۰

۱۳) ابن سعد، طبقات کبری، ص:۲/۱۲۴

۱۴) صحیح بخاری كتاب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب وكتابة الشروط مع الناس بالقول،
ص:۱/۳۷۷

۱۵) القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، تفسیر قرطبی، مطبعہ قاہرہ، ۱۹۶۴ء ص:۴/۲۶۱

۱۶) سورۃ الفتح:۱

۱۷) ابن سید الناس، أبو الفتح محمد بن محمد الیعمری، عیون الأثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر، دار الآفاق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

الجدیدۃ، بیروت، ۱۹۷۷م ص:۲/۱۲۷

۱۸) صحیح بخاری کتاب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل الحرب وكتابة الشروط مع الناس بالقول، ص:۱/۳۷۷

۱۹) صحیح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب صلح حديبية ، ص:۲/۱۰۶

۲۰) سورۃ الفتح:۱۔۵

۲۱) ابن ہشام، سیرۃ ابن ہشام، دار الجیل بیروت، ۱۴۱۱ھ، ص:۵/۸۵

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com